ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

14th July 2016

رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ

امامِ اہلسنت کا شوقِ علمِ دین

(URDU)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خُوشبودار ہے: جب جُمعرات کا دن آتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ فِرِشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ جُمعرات اور شبِ جُمعہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے والوں کے نام لکھتے ہیں۔ (1)

کیوں کہوں بیکس ہوں میں کیوں کہوں بے بَس ہوں میں تم ہو میں تم پر فِدا تم پہ کروڑوں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۷۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (2)

---

1 . . . کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاۃ . . . الخ، الجزء ۱، ۱/۲۵۰، رقم: ۲۱۷۴

2 . . . معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی . . . الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

دو مَدَنی پھول:(۱)بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲)جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شَوّالُ الْمُکَرَّم کا مہینا اپنی بَرکتیں لُٹا رہا ہے۔ یہ وہ بابَرکت مہینا ہے کہ جس میں اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وِلادتِ باسعادت ہوئی۔ اسی مُناسبت سے آج ہم اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذِکرِ خیر کرتے ہوئے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مختصر تَعارف اور آپ کے شوقِ علمِ دین کے واقعات سُننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ چُنانچہ

اعلیٰ حضرت کا تعارف

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادتِ باسعادت بریلی شریف کے مَحلّے جسولی میں دس(10) شَوّالُ الْمُکَرَّم ۱۲۷۲ھ بروز ہفتہ بوقتِ ظُہر بمطابق چودہ(14) جُون 1856ء کو ہوئی۔[1] اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خاندانی لحاظ سے پٹھان، مَسلک کے لحاظ سے حنفی،

1...حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۵۸ ملخصاً

www.dawateislami.net

طریقت کے لحاظ سے قادِری اور جائے وِلادت کے لحاظ سے بریلوی تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ ماجِد کا نام مولانا نقی علی خان (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) اور دادا کا نام مولانا رضا علی خان (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) ہے۔[1] آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا پیدائشی نام **"محمد"** ہے، والِدہ ماجِدہ **"اَمَّن میاں"** پکارتی تھیں، والدِ ماجد و دیگر رشتے داروں نے **"احمد میاں"** اور دادا نے **"احمد رضا"** نام رکھا۔ آپ کا تاریخی نام **"اَلْمُخْتَار"** ہے، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خود اپنے نام سے پہلے **"عبدُ المصطفٰی"** لکھا کرتے تھے۔[2]

مصطفٰی کا وہ لاڈلا پیارا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی
غوثِ اعظم کی آنکھ کا تارا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش، ص۵۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اب کتاب لے جانے کی حاجت نہیں!

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مَلِکُ العُلَما حضرت علّامہ مولانا مُفتی ظفرُ الدّین بِہاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان فرماتے ہیں: اعلیٰ حضرت (ہند کے ایک علاقے) پیلی بِھیت میں حضرت وَصی احمد (مُحدِّث) سُورتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گھر مہمان تھے، ایک دن دورانِ گفتگوفِقْہ کی ایک کتاب کا ذکر ہوا، یہ کتاب مُحدِّثِ سُورتی کی لائبریری میں موجود تھی، کتاب کا نام سُنتے ہی اعلیٰ حضرت نے فرمایا: ''میں نے (یہ کتاب) نہیں دیکھی، (بریلی واپس) جاتے ہوئے، یہ کتاب میرے ساتھ کر دیجئے گا۔'' حضرت مُحدِّثِ سورتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے بخوشی قبول کیا اور کتاب لاکر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو پیش کر دی مگر ساتھ میں یہ بھی فرمایا: جب مُلاحظہ فرمالیں تو بھیج دیجئے گا، اس لیے کہ آپ کے یہاں تو بہت کتابیں ہیں، میرے

1 . . . فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں، ص۶۷ بتغیر قلیل
2 . . . تجلیات امام احمد رضا، ص۲۱ بتغیر قلیل

www.dawateislami.net

پاس یہی گنتی کی چند کتابیں ہیں، جن سے میں فتاویٰ دیا کرتا ہوں۔'' اعلیٰ حضرت نے اسے قبول فرما لیا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اسی دن بریلی روانگی تھی مگر ایک جاں نثار مُرید کی دعوت کی وجہ سے ایک دن مزید قیام کرنا پڑا۔ رات میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کتاب کا مطالعہ فرمایا، جب دوسرے دن بریلی واپس جانے کا وقت آیا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مُحدِّث سُورتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یہ کتاب واپس فرمادی اور ارشاد فرمایا: ''قصد (ارادہ تو) بریلی لے جانے کا تھا اور اگر کل ہی جاتا تو اس کتاب کو ساتھ لیتا جاتا۔ لیکن جب کل جانا نہ ہوا تو شب میں اور صبح کے وقت پوری کتاب دیکھ لی، اب لے جانے کی ضرورت نہ رہی۔'' حضرت محدثِ سورتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے انتہائی حیرت سے فرمایا: ''بس ایک مرتبہ دیکھ لینا کافی ہو گیا؟'' اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اُمید ہے کہ دو تین (2،3) مہینہ تک تو جہاں کی عبارت کی ضرورت ہو گی، فتاویٰ میں لکھ دوں گا اور مضمون تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عمر بھر کے لیے محفوظ ہو گیا۔'' (حیات اعلی حضرت، ۱/۲۱۳ماخوذاً)

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:

علم و عِرفاں کا جو کہ ساگر تھا خیر سے حافِظہ قَوی تر تھا
حق پہ مَبنی تھا جس کا ہر فتویٰ واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش، ص ۵۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دل میں علمِ دین کے حُصول کا شوق اور جذبہ کس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا کہ وہ کتاب جسے عُموماً سمجھ کر مُطالعہ کرنے کیلئے ایک طویل عرصہ درکار ہوتا ہے مگر قربان جایئے، اعلیٰ حضرت کے شوقِ علمِ دِین پر کہ ایک رات میں پوری کتاب اوّل تا آخر نہ صرف پڑھ لی بلکہ

www.dawateislami.net

ایسی ذِہن نشین بھی فرمالی کہ خود ارشاد فرماتے ہیں: ”**اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم سے اُمید ہے کہ دو (2) تین (3) مہینے تک تو** (اس کتاب سے) **جہاں کی عبارت کی ضرورت ہوگی** (اپنے) **فتاویٰ میں لکھ دوں گا اور مضمون تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عمر بھر کیلئے محفوظ ہو گیا ہے۔**“ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اس قول سے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وقت کی اَہمیّت اور علمِ دِین کی قدر ومنزلت سے خُوب واقف تھے۔

تحصیلِ علمِ دین کا حیرت انگیز جذبہ

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی پوری زندگی حُصُولِ علم اور اشاعتِ علم کیلئے وقف کر رکھی تھی، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا کوئی لمحہ بھی بیکار نہ گُزرتا، حصولِ علم کا یہ مُبارک سفر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بچپن ہی سے شروع ہو چکا تھا، وجہ اس کی یہ تھی کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا تعلق خالص مذہبی اور علمی گھرانے سے تھا۔ آپ کے والدِ گرامی اور دادا جان بھی عالمِ باعمل تھے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بچپن میں شوقِ علمِ دِین کا یہ عالَم تھا کہ بغیر کہے خود ہی پڑھنے چلے جاتے، جُمعہ کے دن بھی جانا چاہا مگر والدِ مُحترم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے منع فرمانے سے رُک گئے اور خود ہی یہ سمجھ لیا کہ ہفتے میں جُمعہ کے دن کی بہت اَہمیّت ہے لہٰذا اسی وجہ سے نہیں پڑھنا چاہئے، باقی چھ (6) دن پڑھنے کے ہیں۔[1]

لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے اندر علمِ دِین سیکھنے کا شوق پیدا کریں اور خُوب محنت ولگن کے ساتھ علمِ دِین حاصل کریں اور بلاوجہ سُستی کرکے علم کی برکتوں سے ہرگز محروم نہ رہیں۔ آیئے! حُصُولِ علمِ دِین کا شوق پیدا کرنے کیلئے تین (3) فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں۔

﴿1﴾ مَنْ خَرَجَ فِی طَلَبِ الْعِلْمِ فَھُوَ فِی سَبِیْلِ اللہِ حَتّٰی یَرْجِعَ جو شخص طلبِ علم کے لیے گھر سے نکلا تو

1...حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۶۹ بتغیر قلیل

www.dawateislami.net

جب تک واپس نہ ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہے۔

(ترمذی، کتاب العلم، باب فضل طلب العلم، حدیث: ۲۹۴/۴، حدیث: ۲۶۵۶)

﴿2﴾ جو صبح مسجد میں نیکی سیکھنے یا سکھانے کیلئے گیا اس کے لیے مکمل حج کرنے والے کی طرح اجر (لکھا جاتا) ہے۔ (الترغیب والترھیب، کتاب العلم، الترغیب فی الرحلة فی طلب العلم، ۷۵/۱، حدیث: ۱۴۶)

﴿3﴾ جس کو اس حال میں موت آگئی کہ وہ علم کو اس لئے طلب کر رہا تھا تاکہ اسلام کو زندہ کرے تو اس کے اور انبیا عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے درمیان جنت میں ایک درجے کا فرق ہو گا۔

(دارمي، باب في فضل العلم والعالم، حدیث: ۳۵۴، ۱۱۲/۱)

علم و عِرفاں کا جو کہ ساگر تھا خیر سے حافِظہ قوی تر تھا
حق پہ مَبنی تھا جس کا ہر فتویٰ واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش، ص۵۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ حُصولِ عِلمِ دِین کیلئے گھر سے نکلنے والوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کیسی کرم نوازیاں ہوتی ہیں کہ یہ خُوش نصیب جب تک واپس نہ لوٹیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں شُمار کئے جاتے ہیں، ان کے نامۂ اعمال میں حج کرنے والوں کی طرح ثواب لکھا جاتا ہے اور اگر طالبِ علم کا اسی حالت میں انتقال ہو جائے تو اُسے جنَّت میں بُلند و بالا درجات سے بھی نوازا جاتا ہے۔ لٰہذا ہمیں بھی حُصُولِ علم کے ان فضائل کو پانے کیلئے علمِ دِیۡن حاصل کرنا چاہیے۔ علم حاصل کرنے کیلئے فقط امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نگرانِ شوریٰ اور دیگر مبلغین کے بیانات، اُستاد صاحب سے سُنی ہوئی بات، یا کسی کتاب کے چیدہ چیدہ مقامات سے منتخب مدنی پھول نکالنے پر ہی اِکتفا نہ کیا جائے بلکہ اپنی محنت اور شوقِ مُطالَعہ کے ذریعے مکتبۃُ المدینہ کے کُتُب و رسائل اول تا آخر بار بار مُطالعہ کیجئے، اِنۡ شَآءَ اللہ

www.dawateislami.net

عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے معلومات کا ڈھیروں خزانہ ہاتھ آئے گا اور علم کا شوق بھی بڑھے گا۔

سبق یاد کرنے اور سنانے کا دلنشین انداز

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُستاد صاحب سے کبھی چوتھائی (1/4) کتاب سے زیادہ نہیں پڑھی مگر آپ کے شوقِ مطالعہ اور ذہانت کا یہ عالَم تھا کہ چوتھائی (1/4) کتاب اُستاد سے پڑھنے کے بعد بقیہ تمام کتاب کا خُود مُطالَعہ کرتے اور یاد کر کے سُنا دیا کرتے تھے۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/ ۷۰)

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خود اپنے شوقِ علمِ دِین اور قوتِ حافظہ کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میرے اُستاد جن سے میں ابتدائی کتاب پڑھتا تھا، جب مجھے سبق پڑھا دیا کرتے، ایک دو مرتبہ میں دیکھ کر کتاب بند کر دیتا، جب سبق سنتے تو حَرف بَحَرف لفظ بہ لفظ سُنا دیتا۔ روزانہ یہ حالت دیکھ کر سخت تعجُّب کرتے۔ ایک دن مجھ سے فرمانے لگے کہ احمد میاں! یہ تو کہو تم آدَمی ہو یا جِنّ؟ کہ مجھ کو پڑھاتے دیر لگتی ہے مگر تم کو یاد کرتے دیر نہیں لگتی! آپ نے فرمایا کہ اللہ کا شکر ہے میں انسان ہی ہوں ہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل و کرم شاملِ حال ہے۔ (تذکرہ امام احمد رضا، ص ۵، حیاتِ اعلیٰ حضرت ج ا ص ۶۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو علمِ دِین حاصل کرنے کا کیسا شوق تھا کہ آپ کے اُستاد صاحب سبق پڑھا کر فارغ ہوتے اور آپ ایک دو بار دیکھ کر ہی سبق یاد کر لیا کرتے، اُستادِ محترم آپ کے علمی جذبے اور قُوتِ حافظہ کو دیکھ کر حیرت زَدہ رہ جاتے کہ اتنے قلیل وَقت میں یہ بچہ کس طرح اپنا سبق زبانی یاد کر لیتا ہے۔ مگر فی زمانہ ہمارے حافظے کا یہ حال ہے کہ ہمیں تو اِنتہائی آسان اور چھوٹی چھوٹی باتیں بھی بار بار پڑھنے اور سُننے کے باوُجود یاد نہیں رہتیں بالفرض کوئی چیز یاد کرنے میں کامیاب ہو بھی جائیں تو وہ جلد ہی بھول جاتے ہیں۔ اگر ہم اپنے حافظے کو مضبوط بنانا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے حافظہ کمزور کرنے والے اسباب کو دُور کرنا ہوگا مثلاً بلا اجازتِ

www.dawateislami.net

شرعی اپنانا یا کسی اور کا ستر دیکھنا، چکنائی والی، کھٹّی اور بلغم پیدا کرنے والی چیزیں کھانا اور بالخصوص دن رات گُناہوں کے اِرتکاب سے بچنا ہو گا کیونکہ حافظے کی کمزوری کا ایک بڑا سبب ہماری گُناہوں بھری زِندگی بھی ہے۔ لٰہذا اپنے حافظے کو مضبوط بنانے، عذابِ الٰہی سے نجات پا کر جنّت کی اَبدی نعمتوں سے لُطف اُٹھانے کیلئے زِندگی کو غنیمت جانتے ہوئے گُناہوں سے کنارہ کشی اختیار کیجئے اور توبہ واستغفار کا معمول بنائیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ضَرور کرم ہو گا۔

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر تم جلد توبہ کروگے تو اُمید ہے کہ عنقریب گُناہوں پر اِصرار کرنے کے مَرَض کا تمہارے دل سے قَلْع قَمع (یعنی خاتمہ) ہو جائے اور گُناہوں کی نحوست کا بوجھ تمہاری گردن سے اُتر جائے اور گُناہوں کی وَجہ سے جو قَساوَتِ قلبی (یعنی دل کی سختی) پیدا ہوتی ہے اس سے ہرگز بے خوف نہ ہو۔ بلکہ ہر وَقت اپنے دل پر نگاہ رکھو، کیونکہ بعض صالحین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن نے فرمایا ہے: ”بے شک گُناہ کرنے سے دل سیاہ ہو جاتا ہے اور دل کی سیاہی کی علامت یہ ہوتی ہے کہ گُناہوں سے گھبراہٹ نہیں ہوتی، طاعت (یعنی عبادت) کے لیے موقع نہیں ملتا، نصیحت سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا (یعنی نصیحت و بیان سن کر دل پر اثر نہیں ہوتا)۔“ اے عزیز! کسی گُناہ کو معمولی خیال نہ کر اور کبیرہ گُناہوں پر اِصرار کرنے کے باوجود اپنے آپ کو تائب (یعنی توبہ کرنے والا) گمان نہ کر۔ (منہاج العابدین، ص۶۹، غیبت کی تباہ کاریاں، ص۴۲۹)

میں کر کے توبہ پلٹ کر گناہ کرتا ہوں
حقیقی توبہ کا کر دے شَرَف عطا یاربّ!

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے حافظہ مضبوط کرنے کے چند نُسخے بھی سُنتے ہیں:

www.dawateislami.net

ترکِ گناہ (یعنی گناہ چھوڑدینا) قوتِ حافظہ کا بہترین معاون ہے۔☆حرام روزی سے بچنا بھی قوتِ حافظہ کی مضبوطی کا سبب ہے ☆ہم جو بھی علمِ دین سیکھیں، اُس پر عمل کریں☆**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنے حافظے کی مضبوطی کے لئے دعا کریں "اے میرے مالک ومولا عَزَّوَجَلَّ! تیرا عاجز بندہ تیری بارگاہ میں حاضر ہے، اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! میں تیرے دین کا علم حاصل کرنا چاہتا ہوں لیکن میری یادداشت میرا ساتھ نہیں دیتی، اے ہر شے پر قادر رب عَزَّوَجَلَّ! تُو اپنی قدرتِ کاملہ سے میرے کمزور حافظے کو قوی فرمادے اور مجھے بھول جانے کی بیماری سے نجات عطا فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ☆ہر وقت باوضو رہنے کی کوشش کیجئے، باوضو رہنے کا ایک فائدہ تو یہ ہے کہ ہمیں سنت پر عمل کے ساتھ ساتھ خوداعتمادی کی دولت اور احساسِ کمتری سے چھٹکارا نصیب ہو گا۔☆ حافظے کی قوت بیدار کرنے میں نیند کا بھی عمل دَخل ہے، اس لیے سونے اور جاگنے کے اوقات مقرر کیجیے اور نیند کے وقت میں سونے کے علاوہ ہر کام سے گریز کیجیے۔ نیند ختم کرنے والی ادویات کا استعمال ہر گز مت کیجئے۔اس بات کا خاص خیال رکھیئے کہ سونے والی جگہ میں کسی قسم کا شور وغل نہ ہو اور نہ وہاں کسی قسم کی تیز روشنی ہو تاکہ نیند سے جو مطلوب ہے وہ حاصل ہو ☆ قوتِ حافظہ جیسی انمول نعمت کا شکر ادا کریں گے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس میں برکت عطا فرمائے گا یوں کم قوتِ حافظہ والے کی قوتِ یادداشت میں اضافہ ہو گا اور پہلے سے قوی حافظہ رکھنے والے کی یادداشت میں مزید قوت پیدا ہو گی۔

نیز حافظہ مضبوط کرنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب **"حافظہ کیسے مضبوط ہو؟"** کا مُطالعہ کیجئے۔اس کتاب میں بُزرگانِ دین کے حیرت انگیز واقعات اور قوتِ حافظہ بڑھانے کیلئے دیسی، طبی اور روحانی علاج بھی دیئے گئے ہیں۔ آپ اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیۃً طلب کرسکتے ہیں نیز دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو

www.dawateislami.net

پڑھنے، ڈاؤن لوڈ کرنے اور پرنٹ آؤٹ کرنے کی بھی سہولت موجود ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت کی رِیاضی دانی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عقل و فہم اور عِلمِ دِین سے محبّت کا عالَم یہ تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کم و بیش پچاس (50) عُلوم میں قلم اُٹھایا اور قابلِ قدر کُتُب تصنیف فرمائیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ہر فن میں کافی دسترس حاصل تھی۔ علمِ تَوقِیت (عِلمِ تو۔قِی۔ت) میں اِس قدر کمال حاصل تھا کہ دن کو سُورج اور رات کو ستارے دیکھ کر گھڑی مِلالیتے۔ وَقت بِالکل صحیح ہوتا اور کبھی ایک مِنَٹ کا بھی فرق نہ ہوا۔ (اسی طرح) علمِ رِیاضی میں بھی آپ یگانۂ روزگار تھے۔ (تذکرہ امام احمد رضا، ص۶) آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: (علمِ ریاضی میں) میرا کوئی اُستاد نہیں ہے، میں نے اپنے والدِ ماجد سے صرف چار(4) قاعدے جمع، تفریق، ضرب، تقسیم محض اس لئے سیکھے تھے کہ ترکہ (یعنی وراثت) کے مسائل میں اُن کی ضرورت پڑتی ہے، شرح چغمینی شروع کی تھی کہ والدِ ماجد نے فرمایا کیوں اپنا وَقت اس میں صرف کرتے ہو، پیارے مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سرکار سے یہ علوم تم کو خود ہی سکھا دیئے جائیں گے۔ (فیضان اعلیٰ حضرت، ص ۵۵۰)

علمِ ریاضی میں مَہارت کا ایک دلچسپ واقعہ کچھ یوں ملتا ہے کہ علی گڑھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر ضِیاءُ الدّین جو کہ رِیاضی میں غیر ملکی ڈگریاں اور تمغہ جات حاصل کیے ہوئے تھے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں ریاضی کا ایک مسئلہ پوچھنے آئے۔ ارشاد ہوا: فرمایئے! اُنہوں نے کہا: وہ ایسا مسئلہ نہیں جسے اتنی آسانی سے عَرض کروں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کچھ تو فرمایئے۔ وائس چانسلر صاحِب نے سُوال پیش کیا تو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُسی وَقت اس کا

www.dawateislami.net

تشفّی بخش جواب دے دیا۔ اُنہوں نے اِنتہائی حیرت سے کہا کہ میں اِس مسئلے کے لیے جرمن جانا چاہتا تھا اِتفاقاً ہمارے دینیات کے پروفیسر مولانا سیِّد سُلیمان اشرف صاحِب نے میری رہنمائی فرمائی اور میں یہاں حاضِر ہو گیا۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ آپ اسی مسئلے کو کتاب میں دیکھ رہے تھے۔ ڈاکٹر صاحِب بصد فرحت و مَسرّت واپَس تشریف لے گئے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شخصیَّت سے اِس قَدَر متاثر ہوئے کہ داڑھی رکھ لی اور صَوم وصَلوٰۃ کے پابند ہو گئے۔(فیضان اعلی حضرت ۵۵۰) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

جس نے دیکھا اُنہیں عقیدت سے قلب کی آنکھ سے محبت سے
مرحبا مرحبا پُکار اُٹھّا واہ کیا بات اعلٰی حضرت کی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۵۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے اعلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے والدِ گرامی سے علمِ ریاضی کے صِرف چار(4) قاعدے ہی سیکھے تھے، مگر ان چار(4) قاعدوں کی مدد اور اپنے شوقِ علم سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے علمِ رِیاضی میں ایسی کامل مہارت حاصل کی کہ بڑی بڑی ڈِگریوں والا نامور ریاضی دان بھی آپ سے ایسا مُتاثر ہوا کہ آپ ہی کے گُن گانے لگا اور چہرے پر داڑھی شریف سجا کر نماز روزے کا عادی بن گیا۔ یاد رہے! قابلیت اور صلاحیت اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہر ایک کو عطا فرمائی ہیں مگر کوئی تو اپنی ان صلاحیتوں کو فضول کاموں، اُلٹے تجربوں اور کھیل تماشوں میں ضائع کر دیتا ہے، کوئی وَن وِیلنگ(One Wheeling) کر کے نام کمانا چاہتا ہے تو کوئی مختلف شعبدے دکھا کر لوگوں کو مُتاثر کرتا ہے، کوئی اِنتہائی بلندی سے چھلانگ لگانے کا ریکارڈ بناتا ہے۔ الغرض ہر ایک شہرت کی بُلندیوں کو چُھونے کیلئے ان بے فائدہ کاموں میں دُنیا و آخرت برباد کرتا نظر آرہا ہے ایسے میں بعض افراد اپنی جان

سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: آدمی کے اسلام کی خُوبیوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ کام چھوڑ دے، جو اُسے نفع نہ دے۔ (سُنَنُ التِّرمِذِیّ ج ۴ ص ۱۴۲ حدیث ۲۳۲۴) جبکہ ہمارے بزرگانِ دین ہمیشہ ایسے فُضُول کاموں سے کنارہ کَشی اختیار فرمایا کرتے، اُنھوں نے تبلیغ واشاعتِ علم کیلئے اپنی صلاحیتوں کا صحیح استعمال کیا تو کوئی مُفسر بنا تو کوئی مُحدِّث، کوئی فقیہ بنا تو کوئی طبیبِ حاذق (ماہر طبیب/Specialist) الغرض ہر ایک اپنی اپنی صلاحیتوں اور علمی کاوشوں کے سبب آج بھی لاکھوں دِلوں پر راج کر رہے ہیں۔ ہمیں بھی چاہیے کہ اپنی صلاحیّت و قابلیت کو فُضُول کاموں میں برباد کرنے کے بجائے اَسلاف کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے زندگی بسر کریں۔

عُلمائے عرب کی فرمائش!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شخصیت ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے کہ آپ نے عِلمِ دِیْن سے مَحَبَّت اور اس کی اشاعت کے جذبے کے تحت انتہائی مَشَقَّت کے باوجود بھی اُمّتِ مسلمہ کو عِلمِ دِیْن سے سیراب فرمایا، چنانچہ منقول ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب دوسری بار حج کے اِرادے سے عرب شریف گئے، جب جہاز کے ذریعے جدہ پہنچے تو آپ کو بخار ہو گیا، تین (3) روز جدہ میں بخار کی حالت میں گزرے، حج کے دنوں میں کچھ اِفاقہ ہوا مگر حج سے فراغت کے بعد پھر بخار ہو گیا (ملفوظات: ۱۸۳، بتغیر) ایسے حالات میں مکۂ مکرمہ کے سب سے بڑے عالمِ دین، سابق قاضیِ مکہ حضرت مولانا صالح کمال رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے علمِ غیبِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُتَعَلِّق اعلی حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کچھ سُوالات پیش کیے اور کہا کہ اس کا جواب مطلوب ہے۔ باوجود یہ کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ علیل (یعنی بیمار) تھے، مسافر تھے، سفرِ حج اور مراحلِ حج طے کرنے کے سبب تھکن کے علاوہ دیگر کئی مصروفیات بھی تھیں مگر اِرشاد فرمایا: قلم دوات لائیے! مولانا صالح کمال رَحْمَۃُ

www.dawateislami.net

اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور مکہ کے دیگر بڑے بڑے علمائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَام نے کہا: ہم ایسا فوری جواب نہیں چاہتے بلکہ جواب نہایت جامع ہو کہ منکرینِ علمِ غیب کے دانت کھٹے ہوں۔ جس پر یہ طے ہوا کہ کل منگل ہے، پرسوں بُدھ ہے، ان دو روز میں کتاب مکمل ہو کر جمعرات کو علمائے مکہ کو مل جائے، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی عنایت اور اپنے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِعانت (یعنی مدد) پر بھروسہ کر کے وعدہ کر لیا، شانِ الٰہی (عَزَّوَجَلَّ) دیکھئے کہ دوسرے ہی دن سے بُخار پھر پلٹ آیا، اسی حالتِ بخار میں رسالہ تصنیف کرتا اور حامد رضا خان صاف اور خوشخط کر کے لکھتے جاتے۔ (ملفوظات: ۱۹۰، بتغیر قلیل) اس دوران دیگر مصروفیات کے ساتھ ساتھ کئی بڑے بڑے عُلما ملاقات کیلئے آئے ان سے علمی مُذاکرات ہوئے، نمازوں کا وقفہ، طبعی تقاضوں پر مشتمل دیگر مصروفیات اَلْغَرَض! دیگر مشاغل جاری رہنے کے باوجود بھی دو دن میں کتاب کی تکمیل ہو گئی اور جمعرات کی صبح کو کتاب مَولانا شیخ صالح کمال رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تک پہنچا دی گئی، اس کے بعد پورے شہر مکہ میں اس کتاب کا شُہرہ ہو گیا (ملفوظات: ص ۱۹۲، ملخصًا)

قلمی خدمتِ ہے باقی بھی اب علمی تَبَحُّرِ اللہ اللہ
کی حضرت اعلیٰ بات کیا واہ سرمایہ جو ہے کا سُنّت اہلِ

(وسائلِ بخشش، ص ۵۷۵)

شعر کی وضاحت: یعنی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نہایت وُسعتِ علمی تو دیکھئے کہ دِینِ اسلام کی سربُلندی کے لیے اعلیٰ حضرت کے قلم کی خدمات اب بھی باقی ہیں، آپ کی یہ قلمی خدمات (یعنی کتب) اہلِ سُنّت کا بہت بڑا سرمایہ ہیں، جس کی ایک چھوٹی سی جھلک فتاویٰ رضویہ کو دیکھ لیجئے کہ جس کا فیضان اب بھی دُنیا بھر میں جاری و ساری ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عِلم دِین سے عشق!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے اعلی حضرت رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی کثیر مصروفیات، بیماری کی حالت اور کتابوں کی عدم دستیابی کے باوجود نہایت فصیح عربی زبان میں صرف 2 دن کے اندر ہی ایک نادر کتاب تصنیف فرمادی، اس عظیم کارنامے سے جہاں اعلی حضرت رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وسعتِ علمی ثابت ہوتی ہے وہیں ان کا شوقِ علمِ دین بھی ظاہر ہوتا ہے، یقیناً اس قدر عظیم علمی کام وہ بھی اتنی کم مدت میں اسی وقت ہو سکتا ہے جبکہ علمِ دین سے محبت اور اس کا شوق عشق کی حد تک پہنچ چکا ہو۔ یاد رکھئے علمِ دین سیکھنے کا شوق اسی صورت میں پیدا ہو سکے گا کہ جب ہم علماء کی اہمیت کو سمجھیں گے، ان کی صحبت میں بیٹھیں گے، علمِ دین سیکھنے سکھانے والوں کو اچھا جانیں گے۔ مگر افسوس صد افسوس ہماری اکثریت عِلمِ دِین سے دُوری کے سبب فضول کاموں میں اپنا وقت ضائع کر رہی ہے، عِلمِ دِین سیکھ کر دوسروں کو سکھانا تو دُور کی بات، ہمیں تو وہ ضروری مسائل بھی سیکھنے کی توفیق نہیں جن کا سیکھنا ہم پر فرض ہے۔

فرض علوم کیا ہیں؟

حدیثِ پاک میں ہے: **طَلَبُ العِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ۔** یعنی عِلم کا طَلَب کرنا ہر مُسلمان مَرد (اسی طرح عَورت) پر (بھی) فَرض ہے۔ (ابن ماجه، کتاب السنة، باب فضل العلماء والحث الخ، ۱/۱۴۶، حدیث ۲۲۴)

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مَوْلانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: اِس حدیثِ پاک کے تَحت میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مَولانا شاہ اِمام اَحمد رَضا خان رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جو کچھ فرمایا، اُس کا آسان لفظوں میں مُختَصَراً خُلاصہ عَرض کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ سب میں اَوَّلِین و اَہم تَرِین فَرض یہ ہے کہ بُنیادی عقائِد کا عِلم

www.dawateislami.net

حاصِل کرے، جس سے آدمی صَحِیحُ العَقِیدہ سُنّی بنتا ہے اور جن کے اِنکارو مُخالَفت سے کافِر یا گُمراہ ہو جاتا ہے۔اِس کے بعد مسائلِ نماز یعنی اِس کے فَرائض وشَرائط و مُفسِدات (نماز توڑنے والی چیزیں) سیکھے تاکہ نماز صحیح طور پر ادا کر سکے۔ پِھر جب رَمَضانُ المُبارَک کی تَشرِیف آوری ہو تو روزوں کے مَسائل،مالِکِ نِصابِ نامی(یعنی حقیقۃً یا حکماً بڑھنے والے مال کے نِصاب کا مالک)ہو جائے تو زکوٰۃ کے مَسائل، صاحِبِ اِستِطاعَت ہو تو مَسائلِ حَج، نِکاح کرنا چاہے تو اِس کے ضَرُوری مَسائل، تاجِر ہو تو خرید وفَروخت کے مَسائل، مُزارِع یعنی کاشتکار (اور زمیندار) پر کھیتی باڑی کے مسائل،مُلازِم بننے اور مُلازِم رکھنے والے پر اِجارہ کے مَسائل۔ وَعَلیٰ ھٰذَا القِیاس (یعنی اور اِسی پر قِیاس کرتے ہوئے) ہر مُسلمان عاقِل وبالِغ مرد وعورت پر اُس کی مَوجُودہ حالَت کے مُطابِق مَسئَلے سِیکھنا فَرضِ عین ہے۔اِسی طرح ہر ایک کیلئے مَسائلِ حلال وحَرام بھی سیکھنا فَرض ہے۔ نیز مَسائلِ قَلب (باطِنی مسائل) یعنی فرائضِ قَلْبِیَّہ(باطنی فَرائض) مَثَلًا عاجِزی واِخلاص اور تَوَکُّل وغیرہا اوران کو حاصِل کرنے کا طریقہ اور باطِنی گُناہ مَثَلًا تکبُّر، رِیاکاری، حَسَد وغیرہا اوران کا عِلاج سیکھنا ہر مسلمان پر اَہَم فَرائض سے ہے۔(کفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب، ص ۳۴۲)

فرض علوم حاصل کیجئے!

افسوس! صد افسوس! آج مسلمانوں کی اکثریت فرض علوم سیکھنے سے بھی غافل ہے، یاد رکھئے! ابھی وَقت ہے فرض عُلوم سیکھ لیجئے، ورنہ سانسیں رُکتے ہی علمِ دین حاصل کرنے کا یہ انمول موقع بھی ہاتھ سے چلا جائے گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فی زمانہ دعوتِ اسلامی نے ہمارے لئے علمِ دین حاصل کرنا بہت ہی آسان کر دیا ہے۔ مدنی مُنّوں کی بہتر تعلیم وتربیت کیلئے مدارسُ المدینہ ، دارُ المدینہ اور درسِ نظامی (عالم کورس) کرنے کے خواہشمند اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کیلئے جامعاتُ المدینہ قائم ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! 100 فیصدی اسلامی چینل یعنی "مدنی چینل "ایک الیکٹرانک مبلغ کی حیثیت سے گھر گھر نیکی کی

www.dawateislami.net

دعوت کی دُھوم میں مچا رہا ہے، **فیضانِ علمِ دین** کے قیمتی موتی لُٹا رہا ہے، اُمّتِ مسلمہ کو دُرست دِینی معلومات اور شرعی رہنمائی فراہم کرنے کے لیے کبھی امیرِ اہلِ سُنّت کے **مدنی مذاکرے** تو کبھی **دارالافتاء اہلسنّت** کی طرف سے اہم ترین موضوعات پر مشتمل سلسلے علمِ دین حاصل کرنے کے بہترین مواقع ہیں، اس کے علاوہ مختلف شعبہ جات سے تعلّق رکھنے والے اسلامی بھائیوں کی مدنی تربیت اوران میں مزید قابلیت پیدا کرنے کیلئے مختلف کورسز بھی کرائے جاتے ہیں۔ ان میں 12 روزہ مدنی کورس، 41روزہ مدنی انعامات و مدنی قافلہ کورس اور 63روزہ مدنی تربیتی کورس تو بہت ہی اَہمیّت کے حامل ہیں۔ فرض عُلوم سکھانے کیلئے بسا اوقات 63روزہ "فیضانِ فرض عُلوم کورس "کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے، جس میں دارالافتاء اہلسنّت کے مفتیانِ کرام ودِیگر علمائے کرام (مدنی اسلامی بھائی) جدول کے مطابق اسلامی بھائیوں کو انتہائی آسان انداز میں فرض عُلوم پر مشتمل مدنی پھولوں سے نوازتے ہیں۔ چونکہ اب ہر موبائل فون میں میموری کارڈ (Memory Card) لگانے کی سہولت موجود ہوتی ہے لہٰذا دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ نے حُصولِ عِلْم کے طلبگاروں کی آسانی کیلئے ان فرض عُلوم کورسز کی ویڈیوز کو میموری کارڈز (Memory Cards) میں جاری کر دیا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ مسلمان فائدہ اُٹھاسکیں۔ دعوتِ اسلامی کے تحت ان کورسز میں جہاں عِلْمِ دِین حاصل کرنے کا جذبہ بیدار کیا جاتا ہے وہیں کافی حد تک فرض عُلُوم سے آگہی بھی ہو جاتی ہے۔ علمِ دین حاصل کرنے اور عمل کا جذبہ پانے کا ایک بہترین ذریعہ ہر ماہ عاشقانِ رسول کے ساتھ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کرنا بھی ہے۔ راہِ خدا میں عاشقانِ رسول کے ساتھ مَدَنی قافلوں میں سفر کرنا بڑی سعادت کی بات ہے کیونکہ مَدَنی قافلوں کی برکت سے نہ صرف پنج وَقتہ نمازِ باجماعت کی سعادت نصیب ہوتی ہے بلکہ پیارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنّتیں سیکھنے اور علمِ دین حاصل کرنے کا موقع بھی ملتا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی

www.dawateislami.net

حصولِ علم کے ان ذرائع سے فائدہ اُٹھائیں اوراپنی آخرت کو بہتر بنائیں اور ڈھیروں برکتیں پائیں ۔آیئے !ترغیب کیلئے مدنی قافلے کی ایک مدنی بہار سُنتے ہیں:

شرابی کی توبہ

چُنانچِہ مَہاراشٹر (ہند) کے اسلامی بھائی کے بیان کالُبِّ لُباب ہے:دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستگی سے قبل میں مرَضِ عِصیاں (یعنی گناہوں کی بیماری) میں انتہاء دَرَجے تک مبتلا ہو چکا تھا۔ دن بھر مزدوری کرنے کے بعد جو رقم حاصل ہوتی رات کو اُسی سے مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ شراب خرید کر خوب عَیّاشی کرتا، شور شرابا کرتا، گالیاں بکتا اور والِدَین واہلِ مَحَلّہ کو خُوب تنگ کرتا اسکے علاوہ میں پرلے درجے کا جُواری وبد ترین بے نَمازی بھی تھا۔اسی غفلت میں میری زندگی کے قیمتی ایّام ضائع (ضا۔اِع) ہوتے رہے، آخرِکار میرے مُقدَّر کا ستارہ چمکا۔ ہُوا یوں کہ خوش قسمتی سے میری ملاقات دعوتِ اسلامی کے ایک ذِمَّے دار اسلامی بھائی سے ہوئی۔ اُنہوں نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے مَدَنی قافلے میں سُنَّتوں بھرے سَفَر کی ترغیب دی، اُن کے میٹھے بول نے کچھ ایسا رنگ جمایا کہ مجھ سے انکار نہ ہو سکا اور میں ہاتھوں ہاتھ 3 دن کے مَدَنی قافِلے کا مسافِر بن گیا۔مَدَنی قافِلے میں عاشِقانِ رسول کی صُحبت ملی اور دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ رسائل بھی پڑھنے کو ملے۔ جس کی یہ بَرَکت حاصل ہوئی کہ مجھ جیسا پکّا بے نَمازی، شرابی وجُواری تائِب ہو کر نہ صِرف نَماز پڑھنے والا بن گیا بلکہ صدائے مدینہ لگانے (یعنی فجر کی نَماز کیلئے مسلمانوں کو جگانے)اور دوسروں کو مَدَنی قافلوں کا مسافِر بنانے والا بن گیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صرف ایک ماہ میں حِفظ قرآن

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی ہر ماہ عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں میں سفر کا معمول بنانا چاہیے۔ مدنی قافلے میں سفر کی برکت سے جہاں نیک عمل کی طرف رغبت ملتی ہے وہیں عِلْمِ دِین سیکھنے کا موقع بھی ہاتھ آتا ہے، اگر ہمیں علم سیکھنے کا شوق اور سچی لگن ہوگی تو تمام تر مصروفیات اور مشکلات کے باوجود بھی ہم وقت نکالنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ جنابِ سیِّد ایّوب علی صاحِب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اعلیٰ حضرت کے شوقِ حفظ قرآن کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ایک روز اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا کہ بعض ناواقِف حَضرات میرے نام کے آگے حافِظ لکھ دیا کرتے ہیں، حالانکہ میں اِس لقب کا اَہل نہیں ہوں۔ سیِّد ایّوب علی صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِسی روز سے دَور شُروع کردیا۔ جس کا وقت غالباً عشا کا وضو فرمانے کے بعد سے جماعت قائم ہونے تک مخصوص تھا۔ روزانہ ایک پارہ یاد فرمالیا کرتے تھے، یہاں تک کہ تیسویں(30ویں) روز تیسواں(30واں) پارہ یاد فرمالیا۔ ایک موقع پر فرمایا کہ میں نے کلامِ پاک بِالتَّرتیب بکوشِش یاد کرلیا اور یہ اس لیے کہ ان بندگانِ خُدا کا (جو میرے نام کے آگے حافِظ لکھ دیا کرتے ہیں) کہنا غَلَط ثابِت نہ ہو۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۲۰۸، بتغیر قلیل)

علم و عِرفاں کا جو کہ ساگر تھا خَیر سے حافِظہ قَوی تر تھا
حق پہ مَبنی تھا جس کا ہر فتویٰ واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش، ص ۵۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو تقویٰ وخوفِ خدا کے سبب یہ بات ہرگز گوارا نہ تھی کہ لوگ مجھے اس وصف سے پُکاریں جو میری ذات میں موجود نہیں وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ علمِ دِین کے سرچشمہ یعنی قرآنِ

www.dawateislami.net

پاک سے بے حد مَحَبَّت فرماتے تھے جبھی تو صرف ایک ماہ کی قلیل مدت میں پورا قرآنِ پاک حفظ کرلیا۔ جبکہ ہماری حالت یہ ہے کہ تلاوتِ قرآنِ پاک نہیں کرتے اور بعض کو یہ سعادت صرف رمضانُ المبارک میں ہی نصیب ہوتی ہے۔ ابھی رمضان المبارک کا مہینا گزرا جس میں ہم نے پانچوں نمازیں مسجد میں ادا کی ہوں گی، دیگر نیک اعمال کے ساتھ ساتھ تلاوتِ قرآن کا بھی معمول رہا ہو گا اگر ہم پُورا سال ہی تلاوتِ قرآن کی عادت بنالیں ،تلاوت کے ساتھ ترجمہ وتفسیر خزائن العرفان / نورالعرفان / صِرَاطُ الْجِنَان پڑھ کر غورو فکر کریں اور عمل کیلئے کوشش بھی کرتے رہیں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سارا سال ہی اس کی برکتوں سے فیضیاب ہوتے رہیں گے ، دل ودماغ کو سکون ملے گا، گھر دُکان اور کاروبار میں برکتوں کا نزول ہو گا، رحمتوں کے دروازے کھلیں گے، بیماریوں سے نجات ملے گی، مصائب و مشکلات سے چھٹکارا ملنے کے ساتھ ساتھ قبر و آخرت کے معاملات آسان ہوں گے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا حاصل ہو گی۔

عِلمِ حدیث میں مہارت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جس طرح قرآنِ پاک سے بے اِنتہا مَحَبَّت تھی اسی طرح حدیثِ رسول سے بھی آپ کو بے حد لگاؤ تھا۔ چُنانچہ ایک بار اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے سوال کیا گیا کہ آپ نے حدیث شریف کی کون کون سی کتابیں پڑھی ہیں؟ تو امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بخاری، مسلم، ترمذی، ابنِ ماجہ، نَسائی، مِشکوۃ، جامعِ صغیر، جامعِ کبیر، مُسندِ امامِ اعظم، مُسندِ امام شافعی، مُسندِ امام احمد، سُنَنِ دارمی سمیت حدیث شریف کی تقریباً تیس (30) کتابوں کے نام ارشاد فرمائے اور آخر میں ارشاد فرمایا کہ پچاس (50) سے زائد کتبِ حدیث میرے درس و تدریس اور مطالعہ میں رہی ہیں۔ (اظهار الحق الجلی: ۴۰، بتغیر)

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارا حال تو یہ ہے کہ ہمیں کُتبِ حدیث تو دُور کی بات مُطلقاً تیس (30) دینی کتابوں کے نام تک یاد نہ ہوں گے جبکہ ہمارے امام، امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شوقِ عِلمِ دِین کا عالَم یہ ہے کہ صرف فنِ حدیث میں ہی پچاس(50) سے زائد کتابیں ان کے درس و تدریس اور مُطالعہ میں شامل رہیں اور ایسا نہیں تھا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فقط مُطالعہ ہی میں مشغول رہتے تھے بلکہ دیگر کئی مصروفیات مثلاً پُوری دُنیا سے آئے ہوئے اِستفتا کے جوابات دینا، خُطوط کے جوابات بھیجنا، مہمانوں اور مُسافروں سے مُلاقات کرنا، راہِ حق سے بھٹکے ہوئے لوگوں کی اصلاح کرنا، تصنیف و تالیف کرنا آپ کی زندگی کا حصّہ تھیں۔ یقیناً یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خاص فضل و کرم ہی ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کم و بیش پچاس (50) سے زائد عُلوم و فُنون میں کامل مہارت حاصل تھی، چھ ہزار آٹھ سو سینتالیس(6847) سُوالات و جوابات اور دو سو چھ(206) رسائل سے مُزَیَّن تیس(30) جلدوں پر مُشتمل اکیس ہزار چھ سو چھپن (21,656) صفحات پر مُشْتَمِل فتاویٰ رضویہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ذَوقِ علمی اور خدمتِ دین پر سب سے بڑی دلیل ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی تمام خدماتِ دینیہ کو قبول فرمائے اور آپ کے مزارِ پُر انوار پر رحمت و رضوان کی کروڑوں بارشیں برسائے اور ہمیں آپ کے نقشِ قدم چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

قلمی خدمتِ ہے باقی بھی اب علمی تبحُّرِ اللہ اللہ
کی حضرت اعلیٰ بات کیا واہ سرمایہ جو ہے کا سنّت اہلِ

(وسائلِ بخشش، ص ۵۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

بیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ احمد

رضا خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شوقِ علمِ دِین سے مُتَعَلِّق سُنّنے کی سعادت حاصل کی۔

- اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بچپن ہی سے حُصولِ علمِ دِین اور مُطالعہ کے شوقین تھے ،دِینی کتابوں سے حد درجہ مَحَبَّت اور دُنیوی و دِینی عُلُوم و فُنُون میں کامل مَہارت رکھنے والے تھے۔
- اپنے اَساتذہ کے منظورِ نظر اور زَبردَست قُوَّتِ حافظہ کے مالک تھے۔
- آپ کے شوقِ مطالعہ اور ذہانت کا یہ عالَم تھا کہ چوتھائی (1/4) کتاب اُستاد سے پڑھنے کے بعد بقیہ تمام کتاب کا خُود مُطالَعہ کرتے اور یاد کر کے سُنا دیا کرتے تھے۔
- علالت (بیماری) کے باوجود علمائے عرب کی فرمائش پر صرف 2 دن میں علمِ غیب کے موضوع پر عربی زبان میں عظیم الشّان کتاب تصنیف فرمادی۔
- اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: میں نے کلامِ پاک (یعنی قرآنِ کریم) بِالتَّرتیب بکوشِش یاد کرلیا اور یہ اس لیے کہ (جو میرے نام کے آگے حافِظ لکھ دیا کرتے ہیں) ان بندگانِ خُدا کا کہنا غلط ثابت نہ ہو۔
- آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کم و بیش پچاس (50) سے زائد عُلُوم و فُنُون میں کامل مہارت حاصل تھی ، چھ ہزار آٹھ سو سینتالیس (6847) سُوالات و جوابات اور دو سو چھ (206) رسائل سے مُزَیَّن تیس (30) جلدوں پر مُشتمل اکیس ہزار چھ سو چھپن (21,656) صفحات پر مُشْتَمِل فتاویٰ رضویہ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ذَوقِ علمی اور خدمتِ دین کی سب سے بڑی دلیل ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنَّت رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صدقے ہمیں بھی علمِ دین کا شوق اور دینی کتابوں کا ذوق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

www.dawateislami.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عِمامہ شریف کی سنّتیں اور آداب

آیئے! شیخ طریقت، امیر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **163 مدنی پھول** سے عمامہ باندھنے کی چند سنّتیں و آداب سنتے ہیں: پہلے دو فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُلاحظہ ہوں: ❀ عمامے کے ساتھ نماز دس ہزار (10،000) نیکیوں کے برابر ہے۔ (فردوس الاخبار، باب الصاد، ذکر الفصول ... الخ، ۲/ ۳۱، حدیث: ۳۶۲۱) ❀ عمامے کے ساتھ ایک جُمُعہ بغیر عمامے کے 70 جُمُعوں کے برابر ہے۔ (ابنِ عساکِر، ذکر من اسمہ عبدان، عبدان بن زرّین ... الخ، ۳۷/۳۵۵) ❀ عمامہ قبلہ رُو کھڑے کھڑے باندھئے۔ (کَشْفُ الاِلْتِبَاس فِی اسْتِحْبَابِ اللِّبَاس ص۳۸) ❀ عمامے میں سنّت یہ ہے کہ ڈھائی (2/1) گز سے کم نہ ہو، نہ چھ (6) گز سے زیادہ اور اس کی بندِش گنبد نُما ہو۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۱۸۶) ❀ رومال اگر بڑا ہو کہ اتنے پیچ آسکیں جو سر کو چھپالیں تو وہ عمامہ ہی ہو گیا اور چھوٹا رومال جس سے صرف دو (2) ایک (1) پیچ آسکیں لپیٹنا مکروہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۷/ ۲۹۹) ❀

---

1 ... مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث:۱۷۵

www.dawateislami.net

عمامے کو جب از سرِ نو باندھنا ہو تو جس طرح لپیٹا ہے اسی طرح کھولے اور یک بارگی زمین پر نہ پھینک دے۔(فتاویٰ ھندیۃ،۵/۳۳۰) ❀ عمامے کا طِبّی فائدہ یہ ہے کہ ننگے سر رہنے والوں کے بالوں پر سَردی گرمی اور دُھوپ وغیرہ براہِ راست اثر انداز ہوتی ہے اِس سے نہ صِرف بال بلکہ دِماغ اور چہرہ بھی مُتأثِّر ہوتا ہے اور صِحّت کو نقصان پہنچ سکتا ہے لہٰذا اتباعِ سنّت کی نیّت سے عمامہ شریف باندھنے میں دونوں جہاں میں عافیّت ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب ”**بہارِ شریعت**“ حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب ”**سُنّتیں اور آداب**“ ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعَہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

علم حاصل کرو، جہل زائل کرو پاؤ گے راحتیں، قافلے میں چلو
سنتیں سیکھنے، تین دن کے لیے ہر مہینے چلیں ، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں۔

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت

کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رحمت کے ستّر (70) دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہِ

حضرت احمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بعض بزرگوں سے نقل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ (6) لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔[4]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

---

1 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3 ... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

4 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

www.dawateislami.net

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمیان بٹھالیا۔ اِس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

﴿6﴾ دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴿2﴾ گویا شَبِ قَدْر حاصل کرلی

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔) فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[4]

---

[1] ...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

[2] ...الترغیب والترهیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/ ۳۲۹، حدیث: ۳۰

[3] ...مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة...الخ، ۱۰/ ۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

[4] ...تاریخ ابن عساکر، ۱۹/ ۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

www.dawateislami.net